SEDiNFO.NET

جماعت نہم اردو نوٹس
حصہ نظم: حمد

SEDiNFO.NET

12- حمد

خواجہ الطاف حسین حالی (۱۸۳۷ء ــــــ ۱۹۱۴ء)

مقاصد تدریس

ا۔	طلبہ کو حمد و ثنا کے معنی و مفہوم اور اہمیت سے متعارف کرانا۔
۲۔	طلبہ کو اللہ ربّ العزت کی ذات و صفات کے مختلف پہلوؤں سے آگاہ کرنا۔
۳۔	طلبہ کے دلوں میں توحید کی عظمت اور ایمان کی پختگی کا احساس پیدا کرنا۔

شاعر کا تعارف

پیدائش اور حالاتِ زندگی: شاعر و نثر نگار خواجہ الطاف حسین حالی پانی پت میں پیدا ہوئے۔ وہ انصاری خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔ ان کے آبا و اجداد ہرات سے ہندوستان آئے اور پھر یہیں مستقل سکونت اختیار کر لی۔ ان کے والد خواجہ ایزد بخش کی زندگی غربت و مفلسی میں گزری۔ مولانا حالی کی عمر ابھی نو سال ہی تھی کہ والد کا سایہ سر سے اٹھ گیا۔ بڑے بھائی اور بہن نے حالی کی پرورش کی۔ جب وہ سترہ برس کے ہوئے تو ان کی مرضی کے بغیر ان کی شادی کر دی گئی۔ علم کا شوق اتنا تھا کہ بیوی کو میکے چھوڑ کر دلی چلے گئے۔

شمس العلماء کا خطاب: مولانا الطاف حسین حالی نے ۱۸۵۶ء میں حصار کلکٹری میں ملازمت کر لی' لیکن ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی کی وجہ سے انھیں واپس آنا پڑا۔ ۱۸۵۷ء کے بعد وہ نواب مصطفیٰ خان شیفتہ کے مُصاحِب اور ان کے بچوں کے اتالیق (استاد) رہے۔ اسی زمانے میں ان کا رجحان شعر و شاعری میں وہ باقاعدہ طور پر مرزا غالب کے شاگرد رہے۔ مولانا حالی گورنمنٹ بک ڈپو لاہور اور اینگلو عربک سکول دلی میں بھی ملازمت کرتے رہے۔ ۱۹۰۴ء میں انھیں ''شمس العلما'' کا خطاب ملا۔

تصانیف: خواجہ الطاف حسین حالی نے نظم اور نثر میں متعدد کتابیں یادگار چھوڑی ہیں۔ اُن میں ''دیوانِ حالی' مسدسِ حالی (مدوجزرِ اسلام)' مقدمہ شعر و شاعری' یادگارِ غالب' حیاتِ سعدی اور حیاتِ جاوید'' وہ سدابہار کتابیں ہیں جنھیں ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔ بجا طور پر کہا جا سکتا ہے کہ حالی کی اخلاقی و اصلاحی اور ملی شاعری نے اردو ادب پر گہرے اثرات مرتب کیے۔

مرکزی خیال

شاعر اللہ ربّ العزت سے مخاطب ہو کر کہتا ہے کہ اے میرے اللہ! تیرے عز و جلال، اوج و کمال اور شانِ لازوال کا یہ عالم ہے کہ تیرا نافرمان بندہ بھی تیرا حمد سرا ہے۔ تیرے انعام و اکرام، جود و سخا اور لطف و عطا کا حق بندہ کس طرح ادا کر سکتا ہے۔
تیری عظمت، قدرت، طاقت اور حکمت کے آگے سب بے بس ہیں۔ رنج و مصیبت میں گلہ کرنے والے بھی تیرا ہی دم بھرتے ہیں۔

حمد کا خلاصہ

اے پروردگارِ عالم! تیری جتنی تعریف کی جائے کم ہے۔ تو ہر ایک کے دل میں بستا ہے۔ تیرا حکم نہ ماننے والا انسان بھی تیری ہی تعریف کرتا ہے۔ یہ بجا کہ تیرا حق ادا کرنا سب سے پہلے اور بڑھ کر ہے لیکن بندہ عمر بھر رات دن تیری ہی عبادت میں لگا رہے' تب بھی تیرا حق ادا نہیں کر سکتا' کیونکہ تیری نعمتیں بے شمار ہیں۔ وہ کس کس نعمت کا شکر ادا کرے گا۔ یہاں محرم و نامحرم دونوں ایک برابر ہیں کیونکہ جس پر

تیری حقیقت کا راز کھلا ہے وہ بھی تیری حکمتوں سے ناآشنا ہے۔ پھٹے پرانے کپڑوں میں مست رہنے والے تیرے نیک بندوں کی نظروں میں قیمتی اور شاہی لباس کی کوئی وقعت نہیں۔ اے اللہ! جو تکلیفوں اور مصیبتوں میں تیرا گلا کرتے ہیں' تو انھیں بھی ہر چیز میں دکھائی دیتا ہے۔ وہ مانتے ہیں کہ تیرے حکم کے بغیر پتا بھی نہیں ہل سکتا۔ آخر دنیا میں تیرا چرچا کس طرح نہیں ہوگا' کیونکہ صبح کی ٹھنڈی ہوا جو تیری وحدانیت کا پیغام لیے گھر گھر پھر رہی ہے۔ اے حالی! تیرا اندازِ بیان سب سے الگ اور مؤثر ہے۔ چونکہ ہر بات اور دعا تیرے دل سے نکلتی ہے' اس لیے اثر رکھتی ہے۔

اشعار کی تشریح

شعر نمبر 1:

قبضہ ہو دلوں پہ کیا اور اس سے سوا تیرا
اک بندۂ نافرماں ہے حمد سرا تیرا

حلِ لغت

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
قبضہ	قابو۔ اختیار	سوا	علاوہ	بندہ	انسان۔ آدمی
نافرمان	حکم نہ ماننے والا	حمد سرا	حمد کہنے والا	حمد	اللہ کی تعریف

نثری ترتیب: دلوں پر اللہ تعالیٰ کی حکمرانی کے علاوہ کسی کی حکمرانی ممکن نہیں ہے کہ ایک نافرماں بندہ بھی اس کی تعریف کیے بغیر نہیں رہ سکتا۔

تشریح: مولانا الطاف حسین حالی ایک قادر الکلام شاعر ہیں۔ ان کی شاعری میں حقائق اور عقلیت کے شواہد ملتے ہیں۔ اس شعر میں کہتے ہیں کہ اے میرے اللہ! تو ہی ہم سب کا خالق و مالک ہے۔ تو ہی تعریف اور حمد و ثنا کے لائق ہے۔ تُو ہمارے دلوں میں بستا ہے۔ ہمارا سب کچھ تیرے ہی اختیار میں ہے۔ ہمارے دلوں پر اس سے بڑھ کر اور کیا تیرا قبضہ ہوگا کہ ایک باغی و سرکش انسان بھی تیری حمد بیان کرتا ہے۔ بے شک تو ہر چیز پر قدرت اور اختیار رکھتا ہے۔ بقول شاعر:

اُفق کے پار بھی تُو اور اس طرف بھی تُو　　　نظامِ گردشِ لیل و نہار تیرے مطیع

اس شعر میں شاعر نے اپنی کم مائیگی کا اعتراف کیا ہے کہ اگرچہ میں ایک گناہ گار انسان ہوں پھر بھی خدا نے مجھے حمد و ثنا کرنے کی توفیق عطا کی ہے۔ بقول حسن رضا

افلاک و ارض سب تیرے فرماں پذیر ہیں　　　حاکم ہے تو جہاں کے نشیب و فراز کا

شعر نمبر 2:

گو سب سے مقدم ہے حق تیرا ادا کرنا
بندے سے مگر ہوگا حق کیسے ادا تیرا

حلِ لغت

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
گو	اگرچہ	مقدم ہونا	پہلے ہونا	کیسے	کس طرح

نثری ترتیب: اگرچہ سب سے مقدم تیرا حق ادا کرنا ہے' مگر بندے سے تیرا حق کیسے ادا ہوگا۔

تشریح: حالی کے اشعار دلکش، سادہ اور مدلل ہیں۔ ان کی اخلاقی و اصلاحی شاعری نے اُردو ادب پر گہرے اثرات مرتب کیے ہیں۔ اس شعر میں کہتے ہیں کہ اے اللہ! اگرچہ تیرا حق ادا کرنا اولین فریضہ ہے لیکن انسان تیرا حق ادا نہیں کر سکتا۔ اے رب العالمین!

بے شک ہمارا اوّلین فرض ہے کہ ہم عبادت اور شکر کر کے تیرا حق ادا کریں لیکن یہ ہمارے لیے ناممکن ہے' کیونکہ تیری نوازشیں' عنایات اور مہربانیاں اتنی زیادہ ہیں کہ ہم تیرا حق ادا نہیں کر سکتے۔ ہم بندے عاجز و مجبور ہیں۔ رات دن بھی عبادت اور شکر گزاری میں لگے رہیں تب بھی تیرا حق ادا نہیں کر سکتے۔ غالب نے اس بات کو کچھ یوں بیان کیا ہے:

جان دی، دی ہوئی اسی کی تھی
حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

ایک شاعر اللہ تعالیٰ کے حق کی بات اس طرح کرتے ہیں۔

جو ملی حیاتِ خضر تو صرف ثنا کروں — پھر بھی نہ حق ادا ہو تو حق کیسے ادا کروں

شعر نمبر 3:

محرم بھی ہے ایسا ہی جیسا کہ ہے نامحرم
کچھ کہہ نہ سکا جس پر یاں بھید کھلا تیرا

حل لغت:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
محرم	واقف۔ راز دار	نامحرم	ناواقف۔ انجان	بھید	راز

نثری ترتیب: محرم بھی ایسا ہی ہے جیسا کہ نامحرم ہے۔ یہاں جس پر تیرا بھید کھلا وہ بھی کچھ نہ کہہ سکا۔

تشریح: مولانا حالی کا شمار اُردو ادب کے اہم شاعروں میں ہوتا ہے۔ اُن کے اشعار حقیقت کی عکاسی کرتے ہیں۔ مذکورہ شعر میں وہ اللہ تعالیٰ کی ہمہ گیر ذات کے ادراک کو نہایت خوبصورت انداز میں بیان کر رہے ہیں کہتے ہیں کہ اے اللہ! تیری ذات کے بارے میں جاننے والے اور نہ جاننے والے برابر ہیں کیونکہ تیری ذات کے راز آج تک کوئی نہ بتا سکا۔ اے اللہ! یہاں محرم و نامحرم اور واقف و ناواقف میں کوئی فرق نہیں رہا' کیونکہ جس پر تیری حقیقت کا راز کھلا ہے' وہ بھی تیری حکمتوں سے ناآشنا ہے۔ اس کا اتنا علم نہیں جتنا کہ تو جانتا ہے۔ اس لیے محرم و نامحرم دونوں برابر ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی ذات کے بارے میں ہمارا علم بہت محدود اور ناقص ہے۔ بقول امیر مینائی

محرمِ راز تو بہت ہیں امیر — جس کو کہتے ہیں راز داں تو ہے

ایک شاعر اللہ تعالیٰ کی معرفت کو اس طرح سمجھاتے ہیں۔

کس طرح سمائے قطرے میں ایک دریا — محدود عقل سمجھے کیسے مقام تیرا

جو لوگ اللہ تعالیٰ کی ذات کا عرفان حاصل کر لیتے ہیں وہ بھی کچھ کہنے سے قاصر ہوتے ہیں...... لوگ عقل سے اللہ تعالیٰ کی ذات کو نہیں سمجھ سکتے۔ عقل محدود ہے اور اللہ کی ذات لامحدود لہٰذا محدود میں لامحدود کیسے سما سکتا ہے۔ اس لیے عرفانِ الٰہی سے واقف لوگ بھی خاموش رہنا پسند کرتے ہیں۔

شعر نمبر 4:

چچتا نہیں نظروں میں یاں خلعتِ سلطانی
کملی میں مگن اپنی رہتا ہے گدا تیرا

حل لغت:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
چچتا	سجتا	خلعتِ سلطانی	شاہانہ پوشاک	مگن	مست
گدا	فقیر	کملی میں مگن ہونا	چادر۔ کسی کی پروانہ ہونا	نظر	نگاہ۔ دید

نثری ترتیب: یہاں خلعتِ سلطانی نظروں میں نہیں جچتا۔ تیرا گدا اپنی کملی میں مگن رہتا ہے۔

تشریح: مولانا حالی کی اخلاقی، اصلاحی اور ملی شاعری نے اُردو ادب پر بہت گہرے اثرات مرتب کیے ہیں۔ مذکورہ شعر میں کہتے ہیں کہ اے اللہ! تیری خوشنودی کے طلب گار بندے کی نظروں میں شاہانہ پوشاک کی کوئی وقعت نہیں کیونکہ جو انسان تجھ سے لو لگا لیتا ہے اُسے دنیا کی کسی چیز سے رغبت نہیں رہتی۔ وہ گدا تو کملی میں مست رہ کر ہی خوشی محسوس کرتا ہے۔ وہ بھوکا تو رہ سکتا ہے لیکن کسی کے آگے دستِ سوال دراز نہیں کر سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ وہ پھٹے پرانے کپڑوں میں رہنا پسند کرتا ہے لیکن امیروں سے بھیک مانگ کر اعلیٰ قسم کے کپڑے نہیں پہنتا۔ وہ اپنے آپ ہی میں مگن رہتا ہے اور نمود و نمائش کی پروا نہیں کرتا اور اللہ تعالیٰ کا فقیر ہونے میں فخر محسوس کرتا ہے کیونکہ وہ دنیاوی لذتوں پر آخرت کی زندگی کو ترجیح دیتا ہے۔ بقول شاعر:

لگتا نہیں ہے دل میرا اُجڑے دیار میں   کس کی بنی ہے عالمِ ناپائیدار میں

اور ایک شاعر اللہ کی یاد کا تذکرہ اس طرح کرتے ہیں۔

نہ دولت سے نہ دنیا سے نہ گھر آباد کرنے سے   تسلی دل کو ہوتی ہے خدا کو یاد کرنے سے

شعر نمبر 5:

تُو ہی نظر آتا ہے ہر شے پہ محیط اُن کو
جو رنج و مصیبت میں کرتے ہیں گلا تیرا

حل لغت:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
نظر آنا	دکھائی دینا	شے	چیز	پہ	پر
رنج و مصیبت	دکھ اور تکلیف	گِلا (گلہ)	شکایت	محیط	احاطہ کرنے والا

نثری ترتیب: تو ہی اُن کو ہر شے پہ محیط نظر آتا ہے جو رنج و مصیبت میں تیرا گلا کرتے ہیں۔

تشریح: مولانا حالی ایک قادر الکلام شاعر ہیں۔ ان کی اخلاقی، اصلاحی اور ملی شاعری نے اُردو ادب پر گہرے اثرات مرتب کیے ہیں۔ مذکورہ شعر حمد کا ہے کہتے ہیں۔ تمام کائنات کا نظام اللہ تعالیٰ کا مرہون منت ہے۔ اس کی قدرت کے آثار ہر طرف دیکھنے کو ملتے ہیں۔ شاعر کہتا ہے کہ اے خالق و مالکِ جہاں تُو ہر چیز پر قادر ہے۔ وہ لوگ جو تکلیفوں اور مصیبتوں میں تیرا گلہ کرتے ہیں اور ہر وقت زبان پر شکوہ و شکایت لائے رکھتے ہیں، تُو انھیں بھی ہر چیز میں دکھائی دیتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ بھی تیری تعریف کیے بغیر نہیں رہ سکتے۔ قرآنِ پاک میں ہے: بقول شاعر:

تُو بے حساب بخش کہ ہیں بے حساب جرم   دیتا ہوں واسطہ تجھے شاہِ حجاز کا

ایک شاعر اللہ تعالیٰ کے لطف و کرم کو یوں بیان کرتے ہیں۔

ہم ہیں خطا کے پیکر بخشش ہے کام تیرا   لغزش کے ہم ہیں خوگر تو ہے عطا کا مصدر

اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْر۔

(یقیناً اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔)

اللہ تعالیٰ کی واحد ذات ہی ہر دُکھ کا مداوا کر سکتی ہے۔ اس لیے ہر مصیبت میں صرف اُسی سے رجوع کرنا چاہیے۔

شعر نمبر 6:
آفاق میں پھیلے گی کب تک نہ مہک تیری
گھر گھر لیے پھرتی ہے پیغام صبا تیرا

حل لغت:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
آفاق	افق کی جمع۔آسمان کے کنارے، دنیا	صبا	صبح کی ہوا	پیغام	پیام
		پھرتی ہے	گھومتی ہے	نہ	نہیں
مہک	خوشبو	گھر گھر	ہر جگہ		

نثری ترتیب: تیری مہک کب تک نہ آفاق میں پھیلے گی، (کیونکہ) صبا تو تیرا پیغام گھر گھر لیے پھرتی ہے۔

تشریح: تشریح طلب شعر میں حالی فرماتے ہیں کہ اے میرے پروردگار! یہ کیسے ممکن ہے کہ تیری وحدانیت اور موجودگی کا دنیا میں اظہار نہ ہو، کیونکہ یہ فریضہ تو صبح کی ہوا گھر گھر جا کر سرانجام دے رہی ہے۔ یعنی دنیا بھر میں تیرے چاہنے والے ہوا کی طرح تیرا پیغام لوگوں تک پہنچا رہے ہیں اور یہ سلسلہ تا قیامت جاری رہے گا۔ تیرا ذکر گھر گھر، گلی گلی اور گاؤں گاؤں ہر جگہ اور ہر وقت ہو رہا ہے۔ ایک وقت آئے گا جب ہر انسان اللہ تعالیٰ کی وحدانیت پر ایمان لے آئے گا۔ بقول امیر مینائی :

رنگ تیرا چمن میں، بُو تیری
خوب دیکھا تو باغباں تُو ہے

اللہ تعالیٰ اگرچہ ہماری نظروں سے پوشیدہ ہے مگر دنیا کے مظاہر میں اُس کی ذات نمایاں ہوتی ہے۔ بقول شاعر:

بہاروں میں تُو ریگزاروں میں تُو
صبح کے ہے رنگیں نظاروں میں تُو

شعر نمبر 7:
ہر بول ترا دل سے ٹکرا کے گزرتا ہے
کچھ رنگِ بیاں حالؔی ہے سب سے جُدا تیرا

حل لغت:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
بول	بات۔قول	ترا	تیرا	جدا	الگ۔انوکھا
دل سے ٹکرانا	دل پہ اثر کرنا	رنگِ بیاں	اظہار کا انداز	کچھ	تھوڑا۔کسی قدر

نثری ترتیب: تیرا ہر بول دل سے ٹکرا کے گزرتا ہے۔ حالؔی! تیرا رنگِ بیاں سب سے جدا ہے۔

تشریح: حالؔی کے شعروں کی تاثیر لوگوں کے دلوں کو متاثر کرتی ہے۔ اس شعر میں اندازِ تعلّی سے کام لے کر اپنی ادبی خوبیاں بیان کر رہے ہیں۔ شاعر مولانا الطاف حسین حالؔی اپنے آپ سے مخاطب ہو کر کہتے ہیں کہ اے حالؔی! تیرا اظہار کا انداز بڑا شاندار اور دل نشین ہے۔ چونکہ ہر بات اور دعا تیرے دل سے نکلتی ہے، اس لیے اثر رکھتی ہے۔ تیرا اندازِ بیاں سب سے الگ اور انوکھا ہے۔ اسی خوبی کی وجہ سے تیری ہر بات دلوں پر اثر کرتی ہے۔ تیرے اس انداز نے تجھے دوسروں سے انفرادیت بخش دی ہے۔ تیرے الفاظ اپنے اندر بہت تاثیر رکھتے ہیں۔ بقول شاعر:

دل سے جو بات نکلتی ہے اثر رکھتی ہے
"پر" نہیں طاقتِ پرواز میں رکھتی ہے

حل مشقی سوالات

ا۔ حمد کے حوالے سے درج ذیل سوالات کے جواب لکھیں۔

(الف) کون سا بندہ حمد سرا ہے؟
جواب: نافرمان بندہ حمد سرا ہے۔

(ب) کس کا حق سب سے مقدم ہے؟ جواب: اللہ تعالیٰ کا حق سب سے مقدم ہے۔

(ج) محرم اور نامحرم میں کیا فرق ہے؟

جواب: محرم کا مطلب راز دار اور نامحرم کا معنی ناواقف ہے۔ شاعر کے نزدیک محرم اور نامحرم میں کوئی فرق نہیں ہے۔

(د) اللہ کا گدا کس میں مگن رہتا ہے؟ جواب: اللہ کا گدا اپنی کملی میں مگن رہتا ہے۔

(ہ) بادِ صبا گھر گھر کیا لیے پھرتی ہے؟

جواب: بادِ صبا گھر گھر اللہ تعالیٰ کی وحدانیت و موجودگی اور خالق و رازق ہونے کا پیغام لیے پھرتی ہے۔

۲۔ **اس حمد میں شاعر نے اللہ تعالیٰ کی کون کون سی صفات بیان کی ہیں؟**

جواب: اس حمد میں شاعر نے اللہ تعالیٰ کی جو صفات بیان کی ہیں وہ درج ذیل ہیں۔

(i) سب کے دلوں پر حکمران (ii) محیط (iii) ظاہر (iv) ہمہ گیر

۳۔ **مندرجہ ذیل الفاظ و مرکبات کے معنی لکھیں۔ مقدم، محرم، خلعتِ سلطانی، محیط، آفاق، بندۂ نافرماں**

جواب:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
مقدم	پہلا	خلعتِ سلطانی	شاہانہ لباس	آفاق	دنیا
محرم	واقف	محیط	احاطہ کرنے والا	بندۂ نافرماں	حکم نہ ماننے والا آدمی

۴۔ **تیسرے شعر میں شاعر نے "محرم" اور "نامحرم" کو کس لیے ایک جیسا قرار دیا ہے؟**

جواب: شاعر نے محرم اور نامحرم کو ایک جیسا اس لیے قرار دیا ہے کیونکہ دونوں اللہ تعالیٰ کی حکمتوں سے ناآشنا ہیں۔

۵۔ **درج ذیل اشارات کی مدد سے حمد کا خلاصہ مکمل کریں۔**

دلوں پر اللہ کا قبضہ.......... نافرمان بندہ اور حمد سرائی.......... اللہ کی بندگی کا حق کس سے ادا ہو.......... محرم و نامحرم برابر ہیں .... خلعتِ سلطانی.......... ہر شے پر محیط ہے.......... ہر طرف اُس کی خوشبو ہے.......... حالی کا بیان سب سے جدا ہے۔

جواب: مومن و نافرمان دونوں کے دلوں پر اللہ کا قبضہ ہے۔ یعنی دونوں اس کی تعریف کرتے ہیں۔ بندہ جتنی بھی کوشش کرے اللہ کی نعمتوں کا حق ادا نہیں کر سکتا۔ محرم و نامحرم یعنی عالم و جاہل دونوں اللہ کی حکمتوں سے ناآشنا ہیں۔ مومن شاہانہ لباس کے بجائے اپنے پھٹے پرانے کپڑوں میں رہنا پسند کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔ ہر طرف اسی کا چرچا ہے۔ حالی کا بات کرنے کا انداز منفرد اور پُر اثر ہے۔

۶۔ **اعراب لگا کر تلفظ واضح کریں۔ بندۂ نافرماں، حمد سرا، مقدم، محرم، خلعتِ سلطانی، رنج و مصیبت، رنگِ بیاں**

جواب: بَنْدَۂ نافَرْماں ، حَمْدسَرا، مُقَدَّم ، مَحْرَم ، خِلْعَتِ سُلْطانی، رَنْج وُمُصِیبَت ، رَنْگِ بَیاں

۷۔ **مناسب الفاظ کی مدد سے مصرعے مکمل کریں۔**

(الف) گو سب سے.......... ہے حق تیرا ادا کرنا
(ب) محرم بھی ہے ایسا ہی جیسا کہ ہے..........
(ج) .... نہیں نظروں میں یاں خلعتِ سلطانی
(د) .... میں پھیلے گی کب تک نہ مہک تیری
(ہ) ہر بول ترا.......... سے ٹکرا کے گزرتا ہے

جوابات: (الف) مقدم (ب) نامحرم (ج) چچا (د) آفاق (ہ) دل

۸۔ 'نافرمان' اور 'نامحرم' میں 'نا' سابقہ ہے۔ آپ ایسی پانچ مثالیں تلاش کریں جن میں 'نا' سابقے کے طور پر استعمال ہوا ہو۔

جواب: ناپاک۔ ناممکن۔ ناواقف۔ نامناسب۔ نالائق۔ ناسمجھ۔ ناخلف۔ ناروا۔ ناتواں

۹۔ کالم (الف) میں دیے گئے الفاظ کو کالم (ب) کے متعلقہ الفاظ سے ملائیں۔

کالم (الف)	کالم (ب)	کالم (ج)
بندۂ نافرماں	مہک	حمد سرا
مقدم	رنگِ بیاں	حق
محرم	صبا	نامحرم
کملی	خلعتِ سلطانی	خلعتِ سلطانی
آفاق	نامحرم	مہک
پیغام	حق	صبا
بول	حمد سرا	رنگِ بیاں

قافیہ: شعر کے آخر میں آنے والے ہم آواز الفاظ کو قافیہ کہا جاتا ہے۔ ہر شعر میں قافیہ تبدیل ہوتا ہے تاہم ان کی صوت (آواز) ایک جیسی رہتی ہے۔ قافیہ کی جمع قوافی ہے۔ قافیے کی چند مثالیں دیکھیں:

دلِ ناداں تجھے ہوا کیا ہے — آخر اس درد کی دوا کیا ہے
ہم ہیں مشتاق اور وہ بے زار — یا الٰہی! یہ ماجرا کیا ہے
جان تم پر نثار کرتا ہوں — میں نہیں جانتا دعا کیا ہے

ان اشعار میں ہوا' دوا' ماجرا اور دعا قافیے ہیں۔ یہ تمام الفاظ ہم آواز ہیں۔

ردیف: ردیف کے لغوی معنی سوار کے پیچھے بیٹھنے والے کے ہیں۔ شعر کے آخر میں آنے والے لفظ یا الفاظ کے مجموعے کو ردیف کہا جاتا ہے۔ چونکہ یہ لفظ یا الفاظ قافیے کے بعد آتے ہیں اس لیے انھیں ردیف کا نام دیا گیا ہے۔ ہر شعر میں ردیف کا لفظ یا الفاظ ہو بہو دُہرائے جاتے ہیں اور ان میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی۔ ردیف کی چند مثالیں دیکھیں:

کوئی اُمید بر نہیں آتی — کوئی صورت نظر نہیں آتی
موت کا ایک دن معیّن ہے — نیند کیوں رات بھر نہیں آتی
پہلے آتی تھی حالِ دل پہ ہنسی — اب کسی بات پر نہیں آتی

ان اشعار میں الفاظ "نہیں آتی" ردیف کی مثالیں ہیں۔ یہ الفاظ بغیر کسی تبدیلی کے ہر شعر میں دُہرائے گئے ہیں۔

سرگرمیاں

ا۔ کسی اور شاعر کے کلام سے حمد تلاش کر کے اپنی کاپی میں لکھیں۔

جواب:

دوسرا کون ہے جہاں تُو ہے
کون جانے تجھے کہاں تُو ہے
لاکھ پردوں میں تُو ہے بے پردہ
سو نشانوں میں بے نشاں تُو ہے

تُو ہے خلوت میں تُو ہے جلوت میں
کہیں پنہاں کہیں عیاں تو ہے
نہیں تیرے سوا یہاں کوئی
میزباں تُو ہے مہماں تُو ہے
نہ مکاں میں نہ لامکاں میں کچھ
جلوہ فرما یہاں وہاں تُو ہے
رنگ تیرا چمن میں بُو تیری
خوب دیکھا تو باغباں تُو ہے
محرمِ راز تو بہت ہیں امیرؔ
جس کو کہتے ہیں رازداں تُو ہے

۲۔ طلبہ سے اس حمد کی درست آہنگ کے ساتھ بلند خوانی کرائی جائے۔
جواب: عملی کام۔

اشاراتِ تدریس

۱۔ اساتذہ طلبہ کو بتائیں کہ ایسی نظم جس میں اللہ تعالیٰ کی تعریف و توصیف بیان کی گئی ہو "حمد" کہلاتی ہے۔
جواب: لفظ "حمد" عربی زبان سے لیا گیا ہے۔ اُس کے لغوی معنی ہیں "تعریف کرنا" "ثنا بیان کرنا"۔ اصطلاح میں "حمد" سے مراد اللہ رب العزت کی تعریف و توصیف، صفات و کمالات، قدرت و حکمت اور وحدانیت والوہیت کو بیان کرنا ہے۔

۲۔ اساتذہ طلبہ کو "مسدسِ حالی" کے بارے میں بھی تفصیل سے بتائیں کہ برصغیر کے مسلمانوں پر اس کے گہرے اثرات مرتب ہوئے۔
جواب: مولانا الطاف حسین حالیؔ اُردو اَدب کے ایک بلند پایہ ادیب اور شاعر ہیں۔ اُردو نظم و نثر میں ان کی تحریروں کے عمدہ نمونے ملتے ہیں۔ خاص طور پر ان کی نظم "مسدس حالیؔ" اُردو اَدب کا اہم سرمایہ ہے۔ یہ نظم اپنے طرز میں بالکل جدید و جداگانہ ہے اور ایسی نظم ہے جو اُردو اَدب میں ہمیشہ زندہ رہے گی۔
اس نظم میں حالیؔ نے مسلمانوں کے کھوئے ہوئے عظمت و جلال کو ایسے سوز و گداز سے بیان کیا ہے کہ اس سے قبل اس کی مثال نہیں ملتی۔ اس مسدس میں انھوں نے تاریخی زمانہ گزشتہ کو ہی زندہ نہیں کیا بلکہ ہندی مسلمانوں کی زندگی کا مرقع بھی تفصیل سے کھینچا ہے۔
جس دور میں یہ نظم تحریر کی گئی وہ مسلمانوں کے زوال کا بدترین دور تھا۔ برصغیر کے مسلمان انگریزوں کی غلامی میں سماجی، معاشرتی، سیاسی، علمی اور اقتصادی ابتری، بدتری اور زوال کا شکار تھے۔ اس نظم میں حالیؔ نے مسلمانوں کے عروج و زوال کی داستان کو اثر انگیز انداز سے بیان کیا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ مسلمانوں کو ان کا کھویا ہوا مقام دوبارہ حاصل کرنے کے لیے راہ نما اصول بھی بیان کیے ہیں۔ مسلمانوں کو اُن کا تابناک ماضی یاد کروا کے ان کے اندر مستقبل کے لیے آزادی، حمیت اور خودداری پیدا کرنے کی بھرپور کوشش کی۔
نظم مسدسِ حالیؔ کو اُردو اَدب میں وہ قبولیت حاصل ہوئی جو شاید ہی کسی اور نظم کو حاصل ہوئی ہوگی۔ سب سے سچی داد سر سیّد احمد خان نے دی:
"جب خدا پوچھے گا تو کیا لایا، تو میں کہوں گا کہ حالیؔ سے مسدس لکھوا لایا ہوں۔"

۳۔ حمدیہ شاعری اور اُس کی روایت کے بارے میں بنیادی باتیں بتائی جائیں۔
جواب: جب شاعر اشعار کے خوبصورت انداز میں اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کرتے ہیں تو اس شاعری کو حمدیہ شاعری کہتے ہیں۔ یعنی وہ

شاعری جو اللہ رب العزت کی حمد و ثنا پر مبنی ہو اُسے ''حمدیہ شاعری'' کہتے ہیں۔
شاعری کے ہر دور میں ہمیں ''حمدیہ شاعری'' پر مبنی خوبصورت کلام دیکھنے اور پڑھنے کو ملتے ہیں جن سے اللہ تعالیٰ کی ذات پر یقین کامل، اُس کی صفات و کمالات کے اظہار اور احاطۂ قدرت کا بیان ملتا ہے۔ حمدیہ شاعری میں مودّب اور منکسر اندازِ بیاں اپنایا جاتا ہے۔ حمدیہ شاعری کے حوالے سے مولانا ظفر علی خاں، مولانا حسرت موہانی، حافظ لدھیانوی، مسعود رضا اور لالہ صحرائی کے نام قابل ذکر ہیں۔ موجودہ دور کے حمد گو شعرا میں مظفر وارثی، مسرور بدایونی اور لطیف اثر کے نام قابل ذکر ہیں۔

۴۔ قرآن و حدیث کی روشنی میں اشعار کی تشریح کی جائے۔ مثلاً پانچواں شعر پڑھاتے ہوئے اس کا حوالہ دیا جائے۔
إِنَّ اللّٰهَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔ (یقیناً اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔)

جواب: دیکھیے اشعار کی تشریح

معروضی سوالات

☆ درست جواب کا انتخاب کریں۔

-1 حمد ''قبضہ ہو دلوں پر کیا اور اس سے سوا تیرا'' کے شاعر ہیں۔
(A) حالیؔ (B) میر دردؔ (C) غالبؔ (D) انیسؔ

-2 حمد کا مطلب ہے۔
(A) حضرت محمد ﷺ کی تعریف (B) اللہ کی تعریف (C) صحابی کی تعریف (D) بادشاہ کی تعریف

-3 سب سے مقدم حق کس کا ہے؟
(A) اللہ تعالیٰ کا (B) ہمسایہ کا (C) راہگیر کا (D) مسافر کا

-4 مدوجزر اسلام کس کی تصنیف ہے؟
(A) غالب کی (B) حالی کی (C) سودا کی (D) اقبال کی

-5 ''صبا'' کہاں سے آتی ہے:
(A) جدہ (B) طائف (C) مکہ (D) مدینہ

-6 کس کا رنگ بیاں سب سے جدا ہے؟
(A) امیر مینائی کا (B) درد کا (C) غالب کا (D) حالی کا

-7 حق کی جمع ہے۔
(A) حقیقت (B) حقائق (C) حقوق (D) حقیقتیں

-8 بادِ صبا گھر گھر کا کیا لیے پھرتی ہے:
(A) نام (B) سلام (C) پیغام (D) انعام

-9 ''رنگ بیاں'' ہے۔
(A) مرکب اضافی (B) تشبیہ (C) کہاوت (D) حرف عطف

-10 یادگارِ غالب کس کی تصنیف ہے:
(A) حالی (B) غالب (C) اقبال (D) ذوق

-11 مقدم کا متضاد ہے۔
(A) مؤخر (B) تاخیر (C) تقدیم (D) تقدم

-12 حق کا متضاد ہے۔
(A) حقوق (B) ناحق (C) حقائق (D) محقق

-13 نامحرم کا مترادف ہے۔
(A) محرم (B) معزز (C) ناواقف (D) پارسا

-14 آفاق میں پھیلے گی کب تک نہ:
(A) خوشبو (B) ہوا (C) عظمت تیری (D) مہک تیری

-15 گدا کا متضاد ہے۔
(A) امیر (B) بادشاہ (C) رئیس (D) فقیر

-16 مذکر الفاظ کی فہرست ہے۔
(A) قبضہ، پیغام (B) رنج، مصیبت (C) کملی، محیط (D) نظر، نذر

-17 نظم ''حمد'' میں ہو سرا ہے؟
(A) محرم (B) نامحرم (C) فرماں بردار (D) نافرمان

-18 اللہ کا گدا مگن رہتا ہے؟
(A) سکون میں (B) سیر میں (C) کملی میں (D) دنیا میں

-19 "صفات" کا واحد ہے۔

(A) صاف (B) صفت (C) صوفی (D) صافی

-20 نظم "حمد" میں ردیف ہے:

(A) تیرا (B) گدا (C) ادا (D) سرا

جوابات: 1- حالی 2- اللہ کی تعریف 3- اللہ تعالیٰ کا 4- حالی کی 5- مدینہ

6- حالی کا 7- حقوق 8- پیغام 9- مرکبِ اضافی 10- حالی

11- مؤخر 12- ناحق 13- ناواقف 14- مہک تیر 15- بادشاہ

16- قبضہ، پیغام 17- نافرمان 18- کمی میں 19- صفت 20- تیرا

☆ مختصر جواب دیں۔

-1 شاعر نے اپنے آپ کو کیا کہا ہے؟

جواب: شاعر نے اپنے آپ کو "بندۂ نافرماں" کہا ہے۔

-2 "بندۂ نافرماں" کی وضاحت کریں۔

جواب: انسان اپنی روزمرہ زندگی میں کھو کر چھوٹے بڑے گناہ کرتا رہتا ہے۔ اس طرح وہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کر جاتا ہے۔ انسان خطا کا پتلا ہے۔ اُس سے غلطیاں سرزد ہوتی رہتی ہیں۔ اس لیے انسان بندۂ نافرماں بن جاتا ہے۔

-3 اللہ تعالیٰ کے حق سے کیا مراد ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ کے حق سے مراد ہے کہ زندگی کو احکامِ الٰہی کے مطابق ڈھالا جائے۔ اللہ تعالیٰ کے حق سے مراد ہے کہ بندے کے ذمے جو فرائض اللہ کی طرف سے عائد ہیں ان کو پورا کیا جائے۔

-4 نامحرم کسے کہتے ہیں؟

جواب: نامحرم سے مراد ہے "ناواقف"، ناآشنا، جس سے جان پہچان نہ ہو۔

-5 خلعتِ سلطانی سے کیا مراد ہے؟

جواب: خلعتِ سلطانی سے مراد ہے "بادشاہوں کا لباس"۔ یعنی قیمتی لباس۔

-6 تُو ہی نظر آتا ہے ہر شے پہ محیط اُن کو   جو رنج و مصیبت میں کرتے ہیں گلا تیرا

اس شعر کا مطلب واضح کریں۔

جواب: اس شعر میں شاعر نے کہا ہے کہ جو لوگ مصیبت اور پریشانی سے گھبرا کر تیرا گلا کرتے ہیں۔ تجھ سے اپنے مصائب کا شکوہ کرتے ہیں۔ آخرکار وہ بھی جانتے ہیں تو ہی کائنات کی ہر شے پر محیط ہے۔ کائنات کی ہر شے پر تیری قدرت حاوی ہے۔ تو ہی "کُل شیٔ قدیر" ہے۔

-7 قافیہ کسے کہتے ہیں؟ اس کی جمع بتائیں۔

جواب: شعر کے آخر میں آنے والے ہم آواز الفاظ کو قافیہ کہتے ہیں، قافیہ کی جمع قوافی ہے۔

-8 ردیف کسے کہتے ہیں؟

جواب: ردیف کے لغوی معنی سوار کے پیچھے بیٹھنے والے کے ہیں۔ شعر کے آخر میں آنے والے لفظ یا الفاظ کے مجموعے کو ردیف کہتے ہیں۔ چونکہ یہ الفاظ قافیے کے بعد آتے ہیں اس لیے انھیں ردیف کا نام دیا گیا۔

-9 نظم "حمد" کے شاعر کا نام کیا ہے؟

جواب: "حمد" کے شاعر کا نام "خواجہ الطاف حسین حالیؔ" ہے۔